

دوپہر میں حسین پر کیا کیا گذر گئی

دوپہر میں حسین پر کیا کیا گذر گئی
 پردیس میں حسین کی دنیا اُجر گئی
 کیا اور امتحان دے مظلوم کربلاء
 اپنی لاش ہی دیکھے جس جان نظر گئی
 بھائی کا غم حسین کے دل سے پوچھیئے
 عباس تیری موت سے شہ کی کمر گئی
 دل کیونہ نہ تھا م لے پدر دیکھے نظر سے جب
 برچھی جوان بیٹے کے دل میں اُتر گئی
 اصغر کی قبر پر بہت روتے تھے شاہِ دیں
 تربت میں چاند سی میری صورت اُتر گئی
 گھر لٹ گیا حسین کا غربت میں ہانہ مگر
 تقدیر اُمّہ نبی دیکھو سنور گئی

وقتِ عصر حسین کے دل کو دُکھاتی تھی

تصویر کربلا میں اِک ایسی ٹھہر گئی

احمد کی بوسگاہ پہ بوٹھی چھری چلی

احمد کے قلب میں چھری غم کی اُتر گئی

نیرے پہ سر بھی ساٹھا تھا زہراء کے لال کا

اُنٹون پہ سر گھلے ہوئے زینب جدِ مہر گئی

موت ائے تو حسین کا ہونٹو پہ نام ہو

اب تک غم حسین میں شام و سحر گئی

بُرہان دیں کے قدموں میں ہو جائے گر فِداء

تو جان لے **جمالی** کے عُقبیٰ نکھر گئی

